# 89693-میلادالنبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کھانے کا حکم

## سوال

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے سلسلہ میں تقسم کردہ اشیاء اور کھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں ؟
کچھ لوگ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابولہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد میں لونڈی آزاد کی تو اللہ تعالی نے اس روز اس کے عذاب میں کی کردی ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلادالنبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، اور پھر صحابہ کرام اور نہ ہی تابعین عظام حتی کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنے دین میں اس دن کو جانتے تک نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اور جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہے.

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہوچکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں :

سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317).

دوم :

اس بنا پر اس دن جو اعمال بھی لوگ اس سے خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعت اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلا جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسے اعمال.

شیخ فوزان اپنی کتاب "البیان لاخطاء بعض الکتاب" میں بیان کرتے ہیں :

"کتاب و سنت میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشروع کردہ اعمال پر چلنے اور دین میں بدعت ایجاد کرنے کی ممانعت کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری ( محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ) پیروی اور اتباع کرو اللہ تعالی تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا}**.

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

**{تم اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر کسی اور کی اتباع مت کرو تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو}**.الاعراف (3).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے :

**{اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی}**۔الانعام(153).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے، اور سب سے بہتر اور اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برے امور دین میں بدعات کی ایجاد ہے"

اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں :

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں.

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں.

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع اور امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے.جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص و سرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کے لیے پکارتے ہیں.

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشک و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے.

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملک المظفر ابو سعید کوکبوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کے شروع میں اربل کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مورخین مثلا ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے.

اور ابو شامہ کہتے ہیں :

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایک صالح مشہور ہے، اور اربل کے بادشاہ نے اس کی پیروی میں یہ جشن منایا تھا.

دیکھیں : البیان لاخطاء بعض الکتاب (268-270).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابوسعید کوکپوری کے ترجمہ میں کہتے ہیں :

"یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی کا بہت بڑا جشن منایا کرتا تھا...

پھر کہتے ہیں : سبط کا کہنا ہے : مظفر کے جشن میلاد النبی میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک کا بیان ہے کہ : اس جشن اور کھانے میں ملک مظفر پانچ ہزار بکرے اور دس ہزار مرغیاں بھون کر اور ایک لاکھ زبدیہ اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں پیش کرتا....

یہاں تک کہتے ہیں :

اور صوفیوں کے لیے ظہر سے فجر تک محفل سماع قائم کرتا اور ان کے ساتھ خود بھی رقص کرتا تھا" اھ

دیکھیں : البدایۃ(137/13).

اور وفیات الاعیان میں ابن خلکان کہتے ہیں :

"اور جب صفر کے ابتدائی ایام شروع ہوتے تو وہ ان قبوں کو مختلف قسموں کے قمقموں اور فخریہ زیبائش سے مزین کرتے، اور ہر قبے میں ایک گروپ گانے والا اور ایک گروپ ارباب خیال اور ایک گروپ کھیل تماشہ کرنے والا بیٹھتا، اور ان طبقات میں (قبوں کے طبقہ میں سے) سے کوئی طبقہ خالی نہ چھوڑتے بلکہ اس میں گروپ مرتب کرتے" اھ

دیکھیں : وفیات الاعیان (274/3).

تو پھر اس دن بدعتی لوگ جو سب سے بڑا کام کرتے ہیں اور اس کا احیاء کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے کھانے پکا کر تقسیم کرنا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا ہے، اس لیے اگر مسلمان اس عمل میں شریک ہو کر ان کا کھانا کھائے اور ان کے دستر خوان پر بیٹھے تو بلاشک وشبہ وہ اس بدعت کو زندہ کرنے میں معاون اور شریک ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدۃ (2).

اسی لیے اہل علم کے فتاوی جات میں اس روز اور بدعتیوں کے دوسرے تہواروں میں تقسیم کیا جانے والا کھانا اور اشیاء تناول کرنے کو حرام بیان کیا گیا.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میلاد النبی کے موقع پر ذبح کردہ گوشت کھانے کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اگر تو وہ میلاد والے (یعنی جس کا میلاد منایا جا رہا ہے) کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو یہ شرک اکبر ہے، لیکن اگر اس نے کھانے کے لیے ذبح کیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے کھانا نہیں چاہیے، اور نہ ہی مسلمان اس مجلس اور میلاد میں حاضر ہو تا کہ وہ برائی کا عملی اور قولی طور پر انکار کر سکے؛ لیکن اگر وہ انہیں نصیحت کرنے اور اس بدعت کو بیان کرنے کے لیے وہاں حاضر ہو لیکن اس میں سے کچھ نہ کھائے" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (74/9).

ہماری اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں کچھ فتاوی جات موجود ہیں، آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

سوال نمبر (7051) اور (9485).

واللہ اعلم.